
خواجہ کا دربار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی حبیبہ و محبوبہ

خواجہ کا دربار

حضرت خواجہ محبوب اللہؒ کی شان میں
منقبتوں کا انتخاب

مرتبہ
ڈاکٹر احمد حنبلی

فہرست

میرے ساتھ ...... حضرت سید محی الدین حسینی محیؒ

سن لے سن لے اتنی بات
ہوجا ہوجا میرے ساتھ
تجھ کو میں اور مجھ کو تو
دیکھتے کاٹیں دن اور رات
دلبر بر میں ہو اپنے
ایسی گذاریں ہر اک رات
تیرے دم سے وابستہ
میری حیات اور میری ممات
دیدے داتا کچھ دیدے
اپنا صدقہ اور خیرات
دیکھنا محشر میں ہوگا
ان کا دامن میرا ہاتھ
جاؤں گا مرقد میں بھی محی
اپنے میاں کو لے کر ساتھ

دیا کروجی سادات

حضرت محمد عبدالقدیر صدیقی حسرتؒ

دیا کرو جی سادات ۔ ہم پر دیا کرو
تڑپت تڑپت عمر گجاری
کٹھن کٹے دن رات۔ ہم پر دیا کرو
بن کے بھکارن در پر پہنچی
اب تو بڑھاؤ ہاتھ ۔ ہم پر دیا کرو
کیسے پہنچوں سائیں کے گھر تک
کوئی نہیں ہے ساتھ ۔ ہم پر دیا کرو
تم کو ہمری پرواہ کیا ہے
اونچی تمری جات ۔ ہم پر دیا کرو

چاہے بگاڑو چاہے سدھارو
لاج ہے تمرے ہاتھ ۔ ہم پر دیا کرو
تم تو نباہ کا وچن دیئے تھے
ہاتھ میں لے کر ہاتھ ۔ ہم پر دیا کرو
پھنسی بھنور میں موری نوریا
پار کرو جی سادات ۔ ہم پر دیا کرو
حسرت چیری کب تک چیخے
آؤ جی تم سادات ۔ ہم پر دیا کرو
دیا کرو جی سادات ۔ ہم پر دیا کرو



تو ہے دستگیر...... حضرت محمد عبدالقدیر صدیقی حسرتؔ

خواجہ محمد صدیق پیر
صاحب تاج و سریر
تیرے جیسا کوئی نہیں ہے
تو پیروں کا ہے پیر
بن پوچھے وہ پئیں نہ پانی
کیوں نہ ہو پھر توقیر
ساری دنیا میں تیرے
تو ہے سانچا فقیر
عبدالقادر ثانی تو ہے
تو ہے دستگیر
کون ہے جس سے نیں ہے واقف
تیرا پاک ضمیر
میری قسمت کیا اچھی ہے
مجھ کو ملا ہے کیسا پیر
تونے دیا اور خوب دیا ہے
حسرتؔ کو یا پیر

خواجہ کا دربار

حضرت محمد عبدالقدیر صدیقی حسرتؔ

سبحان اللہ ۔ ماشاء اللہ

خواجہ کا دربار کیسا پرانوار
خواجہ محمد صدیق پیر ولیوں کے سردار
شان عزت قبلۂ عالم سرکار مختار
بحر محبت ، نور وحدت منبع اسرار
نور سکینہ ، تیرا سینہ سید الابرار
شرح کلام ربانی ہے خواجہ کی گفتار
نور ظہور صبح صادق خواجہ کا دیدار
وردِ نام حضرت خواجہ سلطانِ الاذکار
تیرے آگے سر بہ زمیں ہے حسرت تابع دار

آج صندل لگاؤں گی

حضرت ناطق قادریؒ

آج صندل لگاؤں گی ہار بدھی پہناؤں گی
اپنے خواجہ پیارے کو بانکے راج دلارے کو
آج دلہا بناؤں گی

نیارے پیارے صنم پر سے اپنے بانکے بلم پر سے
اپنا تن من لٹاؤں گی

میں تجھی سے سہاگن ہوں پکڑی جب تورا دامن ہوں گی
سنگ اپنے پھراؤں گی

جب تک آؤ نہ تم سیاں پکڑو جب تک نہ موری بیاں
گھونگٹا نہ اٹھاؤں گی

ناطق اس کی بھکارن ہوں اس کی روپ پجارن ہوں
صدقۂ حسن پاؤں گی

کیا مزہ ملا

حضرتِ ناطق قادریؒ

مجھے خواجہ کا دیدار ہوا کیا مزہ ملا
میٹھا میٹھا سا خمار ہوا کیا مزہ ملا

اسکا میانہ سا وہ قد بھاری بھرکم بازوبند
سارا عالم پر انوار ہوا کیا مزہ ملا

اسکی باتوں میں کمال اسکی متوالی سی چال
بیٹھے بیٹھے گرفتار ہوا کیا مزہ ملا

ناطق جس کے درشن کو لوگ مرتے ہیں دیکھو
آج گھر میں وہی یار ہوا کیا مزہ ملا

بانکے میاں مورے خواجہ میاں

حضرت ناطق قادریؒ

یہ چھب یہ سج دھج یہ جلوہ ترا | بانکے میاں مورے خواجہ میاں
جس نے بھی دیکھا وہ شیدا ہوا | بانکے میاں مورے خواجہ میاں

چمکے ہیں یوں تو ستارے بہت | دیکھے ہیں ہم نے نظارے بہت
سب سے نرالا ہے نقشہ ترا | بانکے میاں مورے خواجہ میاں

کیسا ہی سرکش جو آیا یہاں | تجھ سے نظر بس ملایا جہاں
دم بھر میں وہ کیا سے کیا ہو گیا | بانکے میاں مورے خواجہ میاں

جھومتے آیا جو ناطقؔ یہاں | کہنے لگا اس کو سارا جہاں
بانکے میاں کا ہے بانکا گدا | بانکے میاں مورے خواجہ میاں



نام خواجہ کا

حضرت سید عثمان حسینی ذکیؒ

مستند ہوں غلام خواجہ کا
دل پہ کندہ ہے نام خواجہ کا

ورد ہے صبح و شام خواجہ کا
کتنا پیارا ہے نام خواجہ کا

ان کی پیاری نظر کا صدقہ ہے
ہے تصور مدام خواجہ کا

زندگی میری ہے کرم انکا
نام میرا ہے کام خواجہ کا

مشکلیں اس کی دور ہوتی ہیں
جو بھی لیتا ہے نام خواجہ کا

دل کو میرے سکون ہوتا ہے
جب بھی لیتا ہوں نام خواجہ کا

دفن سے پہلے قبر ہے پر نور
واہ رے انتظام خواجہ کا

جس کو ہم آخرت سمجھتے ہیں
واں بھی ہے اہتمام خواجہ کا

دیکھنا کس ادا سے شاہ رسل
لے رہے ہیں سلام خواجہ کا

اب نظر میں کوئی نہیں جچتا
مست ہوں پی کے جام خواجہ کا

میرا رتبہ ہے اے ذکیؔ اتنا
میں ہوں ادنیٰ غلام خواجہ کا

خواجه کی دوانی

حضرت شہنشاہ قادری

کیا سناؤں میں اپنی کہانی اپنے خواجہ کی ہوں میں دیوانی
کام یہ میں نے اچھا کیا ہے اپنے خواجہ کو دل دے دیا ہے
کیا سناؤں میں اپنی کہانی اپنے خواجہ کی ہوں میں دیوانی
انکی چوکھٹ پہ آنکھیں رگڑ کر پھر رہی ہوں میں جگ میں اکڑ کر
سرمدی ہے میری شادمانی اپنے خواجہ کی میں ہوں دیوانی
ہوں میں خواجہ میاں کی سہاگن میرے سر پر ہے خواجہ کا دامن
کتنی اچھی ہے میری نشانی اپنے خواجہ کی ہوں میں دیوانی
دن میں پھرتی ہوں انکے چمن میں شب کو سوتی ہوں انکے آنگن میں
دن مزے کے ہیں راتیں سہانی اپنے خواجہ کی ہوں میں دیوانی
یاد ایسی بسی انکی من میں بوئے خواجہ ہے میرے کفن میں
ہے یقیناً مری کامرانی اپنے خواجہ کی ہوں میں دیوانی
ہوں شہنشاہ وہ ساتھ میرے جاؤں طیبہ میں ہمراہ انکے
آرزو ہے یہ میری پرانی اپنے خولجہ کی ہوں میں دیوانی

سرکار کی چوکھٹ

حضرت شہنشاہ قادری

متاعِ دو جہاں ہے ہم کو اپنے یار کی چوکھٹ
نہ چھوڑیں گے کبھی خواجہ میاں سرکار کی چوکھٹ

جو آیا آپ کے در پر دُر مقصود بھر پایا
ہمیشہ ہی رہی دُر بار اس دربار کی چوکھٹ

وہی محبوبیت ہے اور وہی انوار ہے اس پر
بڑے سرکار کی چوکھٹ ہے میرے یار کی چوکھٹ

میری عزت میری دولت ہے تیرے در کی زبانی
مجھے بس ہے میرے خواجہ تیرے دربار کی چوکھٹ

جہاں کی خاک کا پتلا وہیں پیوند ہوجائے
نہ چھوٹے مجھ سے یارب حشر تک دلدار کی چوکھٹ

خدایا وقت آخر جب میرا آئے تو یوں آئے
سرہانے لے کے سوجاؤں میں اپنے یار کی چوکھٹ

مبارک زاہدو جنت کے وہ اعلیٰ محل تم کو
شہنشاہ واں بھی بیٹھے گا پکڑ کر یار کی چوکھٹ

محمد صدیق

حضرت سید محمد عثمان حسینی ذکی

صاحب عزت و توقیر محمد صدیق
راحت خاطر دلگیر محمد صدیق
سجدے کرکرکے پرستش کے مزے لوٹتے ہیں
دیکھ کر آپ کی تصویر محمد صدیق
مجھ کو بے آبرو کرنا نہ کسی کے آگے
مرے سرکار مرے پیر محمد صدیق
آپکا نام بھی کیا نام ہے اللہ اللہ
ہر مرض کیلئے اکسیر محمد صدیق
بیقراری سے مری تم جو تڑپ جاتے ہو
مرے نالوں کی ہے تاثیر محمد صدیق
چھوڑ کر سب کو میں آیا ہوں تمہارے در پر
اب نہ رکھو مجھے دلگیر محمد صدیق
عقل و ادراک سے اور وہم و گماں سے بالا
آپ کی ذات ہے یا پیر محمد صدیق

خواجه بیکس نواز

حضرت سید محمد عثمان حسینی ذکی

دو مجھے بھی ایک ساغر خواجہ بیکس نواز
نائب ساقی کوثر خواجہ بیکس نواز
آپ کا ہوں میں سگ در خواجہ بیکس نواز
اب بنادیجئے مقدر خواجہ بیکس نواز
آپ اگر دست تسلی رکھ دیں سینہ پر میرے
چین پاتے قلب مضطر خواجہ بیکس نواز
کیوں کسی کے سامنے پھیلاؤں اپنا ہاتھ میں
آپکا دامن پکڑ کر خواجہ بیکس نواز
آبیاری عنایت سے مرا نخل امید
کیجئے اب بار آور خواجہ بیکس نواز

شکر خالق کا ادا کرتا ہوں میں ہر حال میں
ہے نظر مری تمہی پر خواجہ بیکس نواز

میں تو کیا ہوں رہل دل سو جان سے قربان ہیں
آپکی ہر اک ادا پر خواجہ بیکس نواز

آپ تو ہیں آپ ہم نے آج تک دیکھا نہیں
نام لیواؤں کا ہمسر خواجہ بیکس نواز

ہے ذکی بے نوا کی زندگی کا انحصار
آپ کی چشم کرم پر خواجہ بیکس نواز



قبلہ عالم

حضرت شہنشاہ قادری

قبلہ عالم نام ہے میرے خواجہ میاں سرکار کا
ناز بجا ہے خادم ہوں میں کیسے بڑے دربار کا
تیری بلائیں ٹل جائیں گے مجھ کو فدا ہوجانے دے
آج کم از کم پورا کردے شوق دل بیمار کا
نہریں ہوں گی باغ بھی ہونگے مجھ کو نہیں خواہش انکی
ایسی جنت میں رکھ یارب ساتھ جہاں ہو یار کا
زلف معنبر کی بو مہکی کون یہ چھپ کر آیا ہے
دیکھو کس پردے میں چھپا ہے روپ میرے دلدار کا
اصل میں میرے خواجہ میاں ہیں عبدالقادر جیلانیؓ
نام جدا ہے، روپ وہی ہے بغدادی سرکار کا
ایک نیام کی دو تلواریں خواجہ میاں اور یحیٰ میاں
روپ ہیں دونوں پیارے نبیؐ کے ابروئے خمدار کا
انکی بلائیں لیتا رہوں گا چھپ چھپ کر پلکوں سے ہی
دل میں شہنشاہ جوش بپا ہے خواجہ میاں کے پیار کا

کیا سہانہ آستانہ

حضرت شہنشاہ قادری

جس نے پکڑا پھر نہ چھوڑا سنگِ در دربار کا
کیا سہانہ آستانہ ہے میرے سرکار کا
صورت خواجہ میں جلوے ہیں رسول اللہ کے
ہند میں یوں فیض جاری ہے شہِ ابرار کا
قبلہ عالم تمہارے گرد پھرنے دو مجھے
دل میں ارماں ہے کہ بس صدقہ اتاروں یار کا
دو قدم تکلیف کیجئے وقت آخر سیدی
خاتمہ بالخیر ہوجائے گا اس بیمار کا
میں نے اپنی عمر کاٹی آستاں پر آپ کے
اب تو آجاؤ نظر حق ہے مجھے دیدار کا
بوئے محبوب خدا سے ہو معطر کائنات
خوب مہکے یا خدا ہر پھول اس گلزار کا
آج ہوجائے شہنشاہ پر عنایت کی نظر
یہ بھی اک ادنیٰ گدا ہے آپ کے دربار کا

خواجه بیکس نواز

حضرت سید محی الدین حسینی محیؒ

حال ابتر ہے ہمارا خواجہ بیکس نواز
چشم رحمت ہو خدارا خواجہ بیکس نواز

قید و بند دو جہاں سے کیوں نہ وہ آزاد ہو
ہے جو وابستہ تمہارا خواجہ بیکس نواز

کون غوث پاک کا اس عالم ایجاد میں
آپ سے بڑھ کر ہے پیارا خواجہ بیکس نواز

مشکلیں حل ہو گئیں مقصود پورا ہو گیا
صدق دل سے جب پکارا خواجہ بیکس نواز

آرزو یہ ہے کہ اس روئے منور کا کبھی
خواب ہی میں ہو نظارہ خواجہ بیکس نواز

خواجہ بیکس نواز

حضرت سید محی الدین حسینی محیؒ

ہے نظر میں روئے تاباں خواجہ بیکس نواز
دیکھ کر پڑھتا ہوں قرآں خواجہ بیکس نواز
جانشین شاہ خوباں خواجہ بیکس نواز
نائبِ سلطانِ جیلاں خواجہ بیکس نواز
میں تصور میں لب رنگیں کے رہتا ہوں مدام
ہیچ ہے لعل بدخشاں خواجہ بیکس نواز
آرزو یہ ہے تمہاری دھن تمہاری یاد میں
صرف ہو عمر گریزاں خواجہ بیکس نواز
نام اقدس لے کے ہم لاکھوں بنالیتے ہیں کام
ہے یہ نسخہ کتنا آساں خواجہ بیکس نواز
منہ پہ خاک آستاں مل لوں تو بن جاؤں ابھی
روکشِ مہر درخشاں خواجہ بیکس نواز
نام لیوا اے محی لاکھوں میں چھپتے ہی نہیں
رنگ ہے سب سے نمایاں خواجہ بیکس نواز

بن دیکھے تمہارے

حضرت سید محمود مکی ہنرؒ

بن دیکھے تمہارے میں مرجاؤں گی
تیری ایک نجریا میں جی جاؤں گی

تم ہی بولو مجھے کیا ڈر جو مرجاؤں گی
اپنے سائیں کے یار و میں گھر جاؤں گی

خوب ملوں گی ساجن سے جی بھر
ملک عدم میں اگر جاؤں گی

صدقہ ہنرؔ ہمرے خواجہ میاں کا
دنیا سے میں باخبر جاؤں گی

محبوب اللہ خواجہ صدیق

حضرت سید محمود مکی ہنرؒ

امداد کو پہنچو حق کے ولی محبوب اللہ خواجہ صدیق
اے دلبر زہرہ جان علی محبوب اللہ خواجہ صدیق
مشکل مری حل کر ابن علی محبوب اللہ خواجہ صدیق
میراث ہے یہ تیرے دادا کی محبوب اللہ خواجہ صدیق
اے مالک ملک ولایت کے اے حاکم کشف وکرامت کے
رہے لاج مری میرے والی محبوب اللہ خواجہ صدیق
قطبیت دی غوثیت دی تجھے حق نے کیسی حکومت دی
اور اس پہ علاوہ محبوبی محبوب اللہ خواجہ صدیق
چار آپ کو گرچہ طریقے تھے پر قادری ہی کہلاتے تھے
تھی غوث میں تم میں یکتائی محبوب اللہ خواجہ صدیق
اے دریائے فیضان وعطا صورت دکھلا نقاب اٹھا
تسکین نہیں ہوتی ہے مری محبوب اللہ خواجہ صدیق
اے حضرت خلق ہنر تیرا بندہ ہے تو اس کا ہے خواجہ
ہے رات دن اس کا وظیفہ یہی محبوب اللہ خواجہ صدیق

ہولی آئی

حضرت سید محمود مکی ہنرؒ

خواجہ پیر کے گھر ہوری آئی
مارو بھر بھر کے پچکاری
کثرت کے کونڈوں میں بھر کر میں لالہ
وحدت کا زردادا
لا الٰہ سے اغیار کو روکی
الا اللہ کہہ اپنو نپڑاری
ہوری کے موسم میں سب کھیلتے ہیں
رنگ ہنر ہم نے دیکھا
برس کے بارہ مہینے کھیلت ہیں
ہم جیسے چاتر کھلاڑی

مت توڑو سیاں

حضرت سید محمود مکی ہنرؒ

مت توڑو سیاں مجھ کو ہے تم سے آس
ہے سہل یہ تمرے پاس
ہم رے میاں بابل نا ہیں
ناتو ہے ہمرے ساس
مت توڑو سیاں
اس سے خفا مت ہو کبھی خواجہ
تمری ہنر ہے داس
مت توڑو سیاں



گیت

سکھی میں توخواجہ کے بل بل جاؤں

حضرت سید محمود مکی ہنرؔ

نام ان کا خواجہ محمد صدیق وا کا خطاب سناؤں
سکھی میں تو خواجہ کے بل بل جاؤں

محبوب اللہ جن کو سب نے کہا ہے رہوں ایسے ہی گر کی چھاؤں
سکھی میں تو خواجہ کے بل بل جاؤں

جو مانگوں سو دے مورا خواجہ جو چاہوں سو پاؤں
سکھی میں تو خواجہ کے بل بل جاؤں

کام کسی سے ناہیں ہنرؔ کو ان ہی کے میں گن گاؤں
سکھی میں تو خواجہ کے بل بل جاؤں

میرے خواجہ

حضرت محمد عبدالرحیم صدیقی حیرتؔ

فقیری میں ہے کیسی بادشائی مرے خواجہ کی
خدا ان کا ، نبی انکے ، خدائی مرے خواجہ کی
خدا نے عرش پر مسند لگائی میرے خواجہ کی
زمانے میں فقیری رنگ لائی مرے خواجہ کی
وہ جام علم ہے، روح عمل ہے، فرد کامل ہے
مجھے کافی ہے ہر جا رہنمائی مرے خواجہ کی
بڑی سرکار ہے ان کی ، بڑا دربار ہے ان کا
بڑے رتبہ کی ہے غوث الورائی مرے خواجہ کی
سکون قلب ہے رد بلا ہے ، حل مشکل ہے
بھلا کیوں کر نہ ہو گھر گھر دہائی مرے خواجہ کی
خدا کے دیکھنے والے کو دیکھا ہے ان آنکھوں سے
زہے قسمت مریدی جس نے پائی مرے خواجہ کی
طلسم وہم باطل مٹ گیا اب حق پرستی سے
جدھر دیکھو اُدھر ہے حق نمائی مرے خواجہ کی

ہمارے خواجہ

حضرت محمد عبدالرحیم صدیقی حیرتؒ

ہم سیہ کار ہیں وابستہ تمہارے خواجہ
تم ہو مقبولِ نبیؐ حق کے دلارے خواجہ
کون حامی ہو غریبوں کا اگر آپ نہ ہوں
کون بگڑی ہوئی تقدیر سنوارے خواجہ
بے نیازی کا تری گر یہی انداز رہے
ہم مسلمان جئیں کس کے سہارے خواجہ
تیغ اسلام سے بے دین ہوں اتنے خائف
کہ نظر آئیں انھیں دن میں بھی تارے خواجہ
خرمنِ ہستی باطل پہ گرادے بجلی
شعلے پیدا ہوں، اڑیں اس سے شرارے خواجہ
قلزم ہند میں پھر پھونک دے وہ روح حیات
کہ ہر اک قطرہ انا البحر پکارے خواجہ
گلِ مقصود سے امید کا دامن بھردے
حیرت اک آس سے آیا ہے دوارے خواجہ

محمد صدیق

حضرت محمد عبدالرحیم صدیقی حیرتؒ

پڑھ کے دیکھے کوئی اک بار محمد صدیق
اسم اعظم ہے پراسرار. محمد صدیق
ہے خدا اس کا، نبی اس کے، خدائی اسکی
جس کے ہیں مالک و مختار محمد صدیق
تو وہ محبوب خدا ہے وہ نبی کا مقبول
ہے جہاں تیرا خریدار محمد صدیق
جھولیاں بھر دیں ترے دست کرم نے سب کی
میں بھی ہوں حاضر دربار محمد صدیق
سر سے پا تک تری تصویر بنوں میں دم نزع
جاؤں یوں حق کے میں دربار محمد صدیق
نور حق سے رہے معمور نہ کیوں دل اپنا
جب رہیں اس میں ضیا بار محمدؐ صدیق
شمع رخ کا ترے پروانہ نہ کیوں ہو حیرت
تو ہے اللہ کا دلدار محمد صدیق

میرے خواجہ کا

حضرت محمد عبدالرحیم صدیقی حیرتؒ

تعالی اللہ کیا جلوہ ہے جلوہ میرے خواجہ کا
جہاں سارا ہے اک آئینہ خانہ میرے خواجہ کا
زمیں ان کی، زماں ان کا، مکین لا مکاں انکا
فدا میں ان پہ ہوں، سب کچھ ہے میرا میرے خواجہ کا
خدا کے دیکھنے والے ہیں ان کے دیکھنے والے
عجب مازاغ کا سرمہ ہے سرمہ میرے خواجہ کا
فراوانی ہے جلووں کی نظر مشتاق ہے پھر بھی
لگا ہے جب سے ان آنکھوں میں سرمہ میرے خواجہ کا

حریم ناز کے جلوے کسی دن رنگ یوں لائیں
مری صورت میں سب دیکھیں تماشہ مرے خواجہ کا
وہ مشت خاک ہوں منزل ہے جس کی آستان انکا
مرے حق میں ہے کعبہ آستانہ میرے خواجہ کا
خدائی اس کے شمع رخ پہ قرباں ہوگئی ساری
خدا نے جس کو پروانہ بنایا مرے خواجہ کا
علم ہو قامت رعنا ، بنے زلف آپ کی پرچم
مرے سر پر ہو یوں محشر میں سایہ مرے خواجہ کا
اسیر دام الفت ہے شہید حسن بے پایاں
جمال بے جہت ، حیرت ہے پھندا میرے خواجہ کا



میرے خواجہ کی

حضرت عارف قادری

تصور نے مرے صورت جمائی میرے خواجہ کی
محبت اس طرح کچھ رنگ لائی میرے خواجہ کی
سلوک عشق کی دشواریوں سے کیا غرض اسکو
جسے قسمت سے حاصل ہو گدائی میرے خواجہ کی
پریشاں جب بھی ہوتا ہوں سہارا انکا لیتا ہوں
ہر اک منزل میں چلتی ہے دہائی مرے خواجہ کی
در خواجہ پہ خود کو جب کبھی دیکھا تو یہ سمجھا
عنایت سرفرازی کھینچ لائی میرے خواجہ کی
نبی کی آنکھ کا تارا علی کی جان ہے خواجہ
اسی باعث تو ہے دنیا فدائی میرے خواجہ کی
بڑا ہی ٹھاٹ رکھتا ہوں میں اپنے آپ میں عارف
یہ عزت مجھ کو دیتی ہے گدائی میرے خواجہ کی

دلادو یا خواجہ

حضرت عارف قادری

ہمارے دل کی مرادیں دلادو یا خواجہ
جھلک نگاہِ کرم کی دکھادو یا خواجہ
تخیلات کی دنیا میں تم کو ہی دیکھوں
نظر میں میری وہ نقشہ جمادو یا خواجہ
کلام اس میں کسے ہے کہ میں تمہارا ہوں
ولیک اس میں بھی سچا بنادو یا خواجہ
مریض عشق ہوں دم جائے میرا قدموں پر
دوا کے ساتھ بس اتنی دعا دو یا خواجہ
پلا کے بادہ عرفاں تم اپنے عارف کو
جہاں میں عارف کامل بنادو یا خواجہ

محمد صدیق

حضرت عارف قادری

کیوں نہ دن رات کہوں پیر محمد صدیق
پھرتی ہے آنکھ میں تصویر محمد صدیق
رنگ دیجے مجھے، منظور جو رنگ آپ کو ہو
میرے مختار میرے پیر محمد صدیق
میں نے مشکل میں جو سرکار پکارا تم کو
ہل گئی عرش کی زنجیر محمد صدیق
پیر دیکھے ہیں بہت اور بہت دیکھیں گے
آپ جیسا ہے کہاں پیر محمد صدیق
ظلم کفار کا بے حد ہے مسلمانوں پر
ہاتھ میں لیجئے شمشیر محمد صدیق
آیئے وقت مدد ہے یہ، شہنشاہِ دکن
اب نہ فرمایئے تاخیر محمد صدیق
معرفت آپ کی عارف کو ہوئی ہے حاصل
اے خوشا خوبیٔ تقدیر محمد صدیق

مرے خواجہ کا

حضرت عارفؔ قادری

الٰہی دے مجھے بھی کچھ اتارا میرے خواجہ کا
سنا ہے بٹ رہا ہے آج صدقہ میرے خواجہ کا
قیامت بھی ہو گر برپا نہیں ہے اس کی کچھ پروا
مجھے دو جگ میں کافی ہے سہارا میرے خواجہ کا
بسر آرام سے جو ہو رہی ہے زندگی میری
کرم یحیٰی کا، صدقہ ہے یہ سارا میرے خواجہ کا
نظر میں دل میں آنکھوں میں تصور میں خیالوں میں
رہے ہر دم الٰہی روئے زیبا میرے خواجہ کا
نہیں کچھ اسکی پروا جان جاتی ہے چلی جائے
نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن خدایا میرے خواجہ کا
ہوا حاصل جو دامن حضرت یحیٰی کا اے عارف
رہا کرتا ہے ہر دم سر پہ سایہ میرے خواجہ کا

چاند سی صورت خواجه

حضرت مفتی میر اشرف علیؒ

کب دکھاؤ گے مجھے چاند سی صورت خواجہ
ہاتھ آ پائے گی کب وصل کی دولت خواجہ
قطبیت دونوں جہاں کی ہے اسی کا حصہ
جس پہ ہوجائے تری چشم عنایت خواجہ
چیخ اٹھتا ہوں میں یا پیر محمد صدیق
جب کبھی ہوتی ہے بے چین طبیعت خواجہ
آپ ہیں دلبر حق ثانی غوث اعظم
خادمہ آپ کے گھر کی ہے ولایت خواجہ

ہم تو عالم میں ہیں مشہور ترے در کے فقیر
ہم نے قسمت سے کمائی ہے یہ دولت خواجہ

آپ کا نام دم نزع ہو لب پر جاری
اور آنکھوں میں پھرے آپ کی صورت خواجہ

اپنے ہاتھوں سے ہمیں ساغر کوثر دینا
حشر کے دن جو رہے پیاس کی شدت خواجہ

جس کو سب کہتے ہیں اشرفؔ ہے تمہارا خادم
اسکو بھولو نہ کہیں روز قیامت خواجہ



محمد صدیق

حضرت مفتی میر اشرف علیؒ

تو ہے اللہ کا دلدار محمد صدیق
تو دو عالم کا ہے مختار محمد صدیق
مظہرِ ذات خدا ثانی غوث اعظم
نائب احمد مختار محمد صدیق
لاڈلے فاطمہ زہرا کے حسن کے جانی
دلبر حیدر کرار محمد صدیق
پیر میرا مرا مالک مرا والی حامی
میرا آقا مرا سرکار محمد صدیق
سارے سرکاروں کے سرکار شہنشاہوں کے شہ
سارے سرداروں کے سردار محمد صدیق
تکتے رہنا رخ انور کو عبادت ہے مری
ہے وظیفہ مرا ہر بار محمد صدیق
بس یہی ایک تمنا ہے ترے اشرف کی
ہو میسر کبھی دیدار محمد صدیق

محمد صدیق

حضرت سید محی الدین حسینی محیؔ

نور مطلق کی ہیں تنویر محمد صدیق
سرورِ دیں کی ہیں تصویر محمد صدیق
ہو کرم مجھ پہ بھی یا پیر محمد صدیق
اب بدل دو مری تقدیر محمد صدیق
دنگ ہیں جن و بشر حور و ملک شمس و قمر
آپ کی دیکھ کے تصویر محمد صدیق
آپ کے در پہ جبیں سائی کا حاصل ہے شرف
اوج پر ہے مری تقدیر محمد صدیق
لشکر رنج و الم بڑھتا چلا جاتا ہے
نکلے اب میان سے شمشیر محمد صدیق
اے محیؔ خوف ہی کیا دونوں جہاں میں مجھ کو
جب کہ حامی ہیں مرے پیر محمد صدیق

بیکس نواز خواجہ

حضرت سید محی الدین قادری محیؒ

نور شہ رسالت بیکس نواز خواجہ
سرچشمہ ہدایت بیکس نواز خواجہ
انوار شاہ خوباں اسرار حق نمایاں
از مرات جمالت بیکس نواز خواجہ
حامی دین وملت ماحی شرک و بدعت
ذات تو ابر رحمت بیکس نواز خواجہ
دامانِ تو گرفتم ایمن بجا نشستم
در عہد رنج و آفت بیکس نواز خواجہ
فیضان چشم عالی یابد علی التوالی
مست شرابِ الفت بیکس نواز خواجہ
دو چشم اہل عرفاں قرآن ہست قرآں
لاریب روئے پاکت بیکس نواز خواجہ
ایں محی غم رسیدہ، محزون و دل شکستہ
امیدوارِ لطفت بیکس نواز خواجہ

اپنے خواجہ کی

حضرت سید محی الدین حسینی قادری محیؔ

بسی ہے رات دن آنکھوں میں صورت اپنے خواجہ کی
ہوئی ہے خانۂ دل میں اقامت اپنے خواجہ کی

پرے ادراک و فہم و عقل سے ہے مرتبہ ان کا
سمجھ میں آ نہیں سکتی حقیقت اپنے خواجہ کی

دکن پر اور پاکستان پر موقوف ہی کیا ہے
جہاں کے گوشہ گوشہ میں ہے شہرت اپنے خواجہ کی

حسینان جہاں میری نظر سے گر گئے سارے
نظر میں بچ گئی جس دن سے صورت اپنے خواجہ کی

ملک ہوں یا ہوں جن و انس سب ہیں تابع فرماں
زمین و آسماں پر ہے حکومت اپنے خواجہ کی

حبیب مصطفیٰ محبوب یزداں قبلہ عالم
عیاں ہے سارے عالم پر فضیلت اپنے خواجہ کی

لحد میں بھی نہ ہوں گے ہم اکیلے اے محیؔ ہرگز
رہے گی حاصل اس جا بھی معیت اپنے خواجہ کی

بیکس نواز خواجہ

حضرت عبدالقدیر صدیقی حسرتؒ

اے نائب پیمبر بیکس نواز خواجہ
میں ہوں مرید کمتر بیکس نواز خواجہ
جب تم ہو میرے رہبر بیکس نواز خواجہ
پھر مجھ کو کچھ نہیں ڈر بیکس نواز خواجہ
جب تک نہ نکلے مقصد چلاؤں گا برابر
اے دستگیر و رہبر بیکس نواز خواجہ
آنکھوں سے دیکھو آ کر حالت ہے بد سے بدتر
کیا ہو رہا ہے ہم پر بیکس نواز خواجہ

فریاد میری سن لو اٹھو مری مدد کو
بے فکر تم ہو کیوں کر بیکس نواز خواجہ
اے صاحب کرامت دکھلاؤ اپنی قوت
بدلو مرا مقدر بیکس نواز خواجہ
اے دستگیر عالم ہو دور رنج اور غم
غم کی گھٹا ہے دل پر بیکس نواز خواجہ
حسرتؔ ہے تیرا خادم اپنے عمل پہ نادم
فضل و کرم ہو اس پر بیکس نواز خواجہ



محمد صدیق

حضرت سید جعفر صادق حسینی صادقؔ

ایک مدت سے ہوں دلگیر محمد صدیق
اب بنادو مری تقدیر محمد صدیق
وہی سج دھج ہے وہی شکل وہی صورت ہے
غوث اعظم کی ہے تصویر محمد صدیق
اولیاء کیوں نہ کریں آپ کی توقیر مدام
بزم اقطاب کے ہیں میر محمد صدیق
کیا بگاڑیں گے بگڑ کر مرا دنیا والے
میرے حامی ہیں میرے پیر محمد صدیق
ہے طبیبوں سے غرض اور نہ دوا سے مطلب
خاک پا ہے تری اکسیر محمد صدیق
آرزو ہے کہ فنا آپ میں ہو جاؤں میں
اور بنوں آپ کی تصویر محمد صدیق
مال و دولت کی ہو کیوں فکر بھلا اے صادق
میرا مقطعہ مری جاگیر محمد صدیق

میرے خواجہ کا

حضرت سید محمد باقر حسینی طارقؒ

سکوں بخش دلِ مضطر ہے روضہ میرے خواجہ کا
مریدوں کیلئے جنت ہے روضہ میرے خواجہ کا
سمجھتے ہیں عقیدت مند اس کو سلسبیل اپنی
جواب تک فیض کا کا جاری ہے چشمہ میرے خواجہ کا
مرید باصفا ان کے شیوخ وقت کہلائے
بنا مہر فلک ہر ایک ذرہ میرے خواجہ کا
رسول ہاشمی تک اور خداوند دوعالم تک
پہنچنے کا مجھے بس ہے ذریعہ میرے خواجہ کا
نہ تھی فکر معیشت اور نہ کچھ آفات کا دھڑکا
طمانیت کا حامل تھا زمانہ میرے خواجہ کا
خدا چاہے تو ہوں گا فیضیاب ہر خاص و عام اس سے
رہے گا تا قیامت نام زندہ میرے خواجہ کا
نہ کیوں محفوظ ہو طارق تمام آفات دنیا سے
کیا ہے لوح دل پر نام کندا میرے خواجہ کا

صدیق نام شیخ

حضرت محمد عبدالمقتدر صدیقی فضلؔ

عالم تمام کیوں نہ ہو دل سے غلام شیخ
صدیقیت مقام ہے صدیق نام شیخ

صورت جو شیخ کی ہے وہی شکل یار ہے
اللہ کا کلام ہے بیشک کلام شیخ

میری ہی ذات میں ہے مرے شیخ کا ظہور
آنکھیں ہیں زینہ، دل ہے مکاں، سر ہے بام شیخ

میری نماز صلِّ علیٰ اور مرحبا
میرا امام شیخ، نبیؐ ہیں امام شیخ

گر ہو نصیب دولت وحدت عجب نہیں
زاہد تو پی کے دیکھ تو لے ایک جام شیخ

رکھتا یہی ہے آرزو اپنے خدا سے فضلؔ
دل ہو مقام شیخ، زباں پر ہو نام شیخ

عشق خواجه

حضرت سید یحییٰ پاشاہ حاذقؔ

عشق خواجہ میں اشکباری ہے
تیغ ہجراں کا زخم کاری ہے
زخم ہر اک ادا کا کاری ہے
غمزہ جادو ہے بات پیاری ہے
اب تو آؤ دکھادو صورت کو
وقت آخر ہے ، دم شماری ہے
شکر صد شکر وقت آخر بھی
نامِ خواجہ زباں پہ جاری ہے
پوچھتے کیا ہیں حال حاذقؔ کا
آہ و زاری ہے ، بے قراری ہے

اپنے خواجہ کی

حضرت سید ابراہیم حسینی واثقؔ

مزے کی زندگی کرتی ہے الفت اپنے خواجہ کی
جہاں میں ایک ہے واللہ صورت اپنے خواجہ کی
اثر لا کر رہی آخر محبت اپنے خواجہ کی
یہاں آئینہ دل میں ہے صورت اپنے خواجہ کی
اسی سے رابطہ ہوتا ہے قائم رب اکبر سے
بڑی نایاب دولت ہے محبت اپنے خواجہ کی
ہوئے محبوب اللہ کے بنے نائب محمد کے
کہاں سے لا سکے کوئی یہ قسمت اپنے خواجہ کی

عرب میں ہند میں ملک عجم میں فیض ہے انکا
ہر اک جا دھوم ہے ہر جا ہے شہرت اپنے خواجہ کی

خدا کے نام پر جینا خدا کے نام پر مرنا
سبق یہ دے رہی ہے ہم کو الفت اپنے خواجہ کی

تذبذب میں نہیں رہتا گدائے آستاں ان کا
صحیح ایقان دیتی ہے محبت اپنے خواجہ کی

وہی ہے شان اکتائی وہی انداز رعنائی
میرے سرکار کی صورت ہے صورت اپنے خواجہ کی

بگڑ کر کیا بگاڑے گا زمانہ تیرا اے واثقؔ
تجھے کیا خوف ہے کافی ہے نسبت اپنے خواجہ کی



محمد صدیق

حضرت سید یحییٰ پاشہ حاذقؒ

دل میں ہے آپکی تصویر محمد صدیق
اور آنکھوں میں ہے تنویر محمد صدیق
سامنے آپ جو آجائیں تو پھر کیا ہوگا
مست ہوں دیکھ کے تصویر محمد صدیق
کچھ تسلی دلِ بیتاب کی ہوجاتی ہے
دیکھ لیتا ہوں جو تصویر محمد صدیق
جو ہے مشتاقِ جمالِ رُخِ محبوبِ خدا
دیکھ لے آپ کی تصویر محمد صدیق

بے پتہ کا مجھے ملتا ہے پتہ نظروں سے
دیکھتا رہتا ہوں تصویرِ محمد صدیق

اہل عرفاں ہی اُسے سمجھے تو کچھ سمجھیں گے
کیا ہے یہ آپ کی تصویر محمد صدیق

غوث مجھ میں ہے نبی مجھ میں خدا مجھ میں ہے
کہتی ہے آپ کی تصویرِ محمد صدیق

پیارے عثماں کیلئے چشم کرم حاذقؔ پر
یہ بنے آپ کی تصویرِ محمد صدیق



یا خواجہ

حضرت سید ابراہیم حسینی واثقؒ

مریض عشق ہوں مجھ کو شفا دو یا خواجہ
دوائے درد کا نسخہ بتادو یا خواجہ
رہائی قید الم سے دلا دو یا خواجہ
شکستہ ناؤ کنارے لگادو یا خواجہ
قدم قدم پہ میری ٹھوکروں میں منزل ہو
کرم سے اپنے وہ رستہ بتادو یا خواجہ
کوئی غریب تڑپ کردعا یہ دیتا ہے
کچھ اپنے حسن کا صدقہ دلادو یا خواجہ
رہے ہمیشہ تمہارا خیال پیش نظر
اسی خیال میں مجھ کو مٹادو یا خواجہ
تڑپ رہی ہیں یہ آنکھیں تمہارے جلوہ کو
کبھی تو خواب میں صورت دکھادو یا خواجہ
گناہ گار ہے واثق کرم کرو اس پر
تم اپنا دامن رحمت اڑھادو یا خواجہ

آنکھوں میں اور دل میں

حضرت سید ابراہیم حسینی واثقؒ

آنکھوں میں اور دل میں جب سے سمائے خواجہ
آتا نظر نہیں ہے کوئی سوائے خواجہ
کیا حصر میرے دل میں ہر دل میں جا ہے انکی
وحدت کی ہے تجلی شان ادائے خواجہ
اس کی ہر اک نظر پر سو میکدے تصدق
کیا پوچھنا ہے اس کا جس کو پلائے خواجہ
کیوں کر نہ اس کو حاصل ہو عمر جاودانی
مرقد میں ساتھ جس کے تشریف لائے خواجہ

میری گذر بسر کا ہے انحصار ان پر
جو کچھ بھی پا رہا ہوں سب ہے عطائے خواجہ

خواجہ کا آستانہ مامن ہے بیکسوں کا
فیض خدا ہے بیشک لطف و عطائے خواجہ

مستی معرفت کا کھل جائے حال اس پر
عرفان کے میکدے سے جس کو پلائے خواجہ

ان کی نوازشوں میں مضمر ہے لطف مولیٰ
پھر کون اسے بگاڑے جس کو بنائے خواجہ

خورشید حشر سے ہے کیا خوف تجھ کو واثقؔ
کافی ہے تیرے سر پر ظلِ لوائے خواجہ



میرے خواجہ کا

حضرت مفتی اشرف علی اشرفؔ

معظم ہے دکن میں آستانہ میرے خواجہ کا
مسلم ہے خدائی کارخانہ میرے خواجہ کا
جہاں بھی ہو غلام ان کا انھیں کے زیر سایہ ہے
کہیں بندہ نہیں ہے بے سہارا میرے خواجہ کا
براہِ راست ان کا ہے تعلق غوثِ اعظمؓ سے
یہ عظمت میرے خواجہ کی یہ پایا میرے خواجہ کا
ضرورت مند جب بھی چاہیں اس کا تجربہ کرلیں
کبھی خالی نہیں جاتا وسیلہ میرے خواجہ کا

بگاڑا کیا ہے اور آئندہ میرا کیا بگاڑے گا

فلک ہے ایک خدمت گار ادنیٰ میرے خواجہ

کیا کرتا ہوں سجدے عالم فکر و تخیل میں

میرے حق میں ہے قبلہ آستانہ میرے خواجہ

جب اس عالم سے میں جاؤں تو لے کر جاؤں آنکھوں میں

وہ آنکھیں میرے خواجہ کی وہ چہرا میرے خواجہ

گذرتی ہے جو اے اشرفؔ کرم ہی سے گذرتی ہے

اشارہ جانتی ہے میری دنیا میرے خواجہ کا



حقدار یہ بھی ہے

حضرت مفتی اشرف علی اشرفؒ

توجہ اس طرف بھی کر ترا بیمار یہ بھی ہے
کرم فرما کہ اپنی جان سے بیزار یہ بھی ہے
سوا تیرے نہیں ہے کوئی جس کا پوچھنے والا
وہ بے بس، وہ پریشاں حال، وہ لاچار یہ بھی ہے
نظر کے فیض سے اس خاک کو بھی کیمیا کردے
بڑی مدت سے زیرِ سایہ دیوار یہ بھی ہے
اِدھر بھی اک عنایت کی نظر اے قبلۂ عالم
ترے دربار کا دیرینہ خدمت گار یہ بھی ہے
تری صورت کی موروثی پرستاروں میں ہے اشرف
ترے دامن کی ٹھنڈی چھاؤں کا حقدار یہ بھی ہے

شان بڑی

حضرت مفتی اشرف علی اشرفؒ

وہ ہے دل میں؛ ہے، جس کی شان بڑی
ہم بھی رکھتے ہیں اپنی آن بڑی
شکوہ قسمت کا اور پھر اس سے
میری ایسی کہاں زبان بڑی
یہ گدا ہیں کسی بڑے گھر کے
جب تو ہے ان کی آن بان بڑی
جی رہا ہوں اسی کے سایہ میں
تیرے ابرو کی ہے کمان بڑی
ہم تو خواجہ میاں کے ہیں اشرفؔ
ہے ہمارے میاں کی شان بڑی

بیکس نواز خواجہ

حضرت سید ناصر علی قادری قادرؔ

دم بھر کو پاس آنا بیکس نواز خواجہ
حق سے مجھے ملانا بیکس نواز خواجہ
اونچا تیرا گھرانہ بیکس نواز خواجہ
انوار کا خزانہ بیکس نواز خواجہ
رخ سے تیرے جو پردہ تھوڑا ہٹا ہوا ہے
روشن ہے اک زمانہ بیکس نواز خواجہ
شیوہ ہے سالکوں کا قربِ خدا کی خاطر
نقشہ ترا جمانا بیکس نواز خواجہ

دل میں تری محبت آنکھوں میں تیری صورت

لب پر ترا ترانہ بیکس نواز خواجہ

گھٹی میں پڑ گئی ہے وارفتگی تمہاری

سودا ہے یہ پرانا بیکس نواز خواجہ

تیرے فدائی لائق، شائق ہیں اور اشرف

خادم ہوں میں پرانا بیکس نواز خواجہ

تیرے سوا کسی کو پہچانتا نہیں ہے

قادر تیرا دیوانہ بیکس نواز خواجہ



یا پیر یا پیر

حضرت سید عثمان حسینی فائقؔ

حالِ دل اپنا محبوب اللہ کیوں کر دکھائیں یا پیر یا پیر
فرقت کے غم سے ہم پر جو گذری کس کو سنائیں یا پیر یا پیر
دوری تمہاری تڑپا رہی ہے دم بھر نہیں ہے آرام و راحت
دل کی لگی کو کہیے تو آخر کیوں کر بجھائیں یا پیر یا پیر
سب عمر اپنی غفلت میں گذری باقی نہیں کچھ افسوس افسوس
ہے ہاتھ خالی درپیش منزل کس طرح جائیں یا پیر یا پیر
دل ایک اپنا طالب ہزاروں کس سے لگائیں کس سے بچائیں
سب سے تڑا کر سب چھڑا کر اپنا بنائیں یا پیر یا پیر
غیروں کے آگے نادم ہے بندہ چشم کرم ہو اب تو خدارا
جیسے کے ویسے کب تک رہیں ہم کس در پہ جائیں یا پیر یا پیر
فائقؔ کی اتنی ہے عرض تم سے جتنے ہیں اس کے دینی برادر
جو کچھ مرادیں ہوں انکے دل کی سب حق سے پائیں یا پیر یا پیر

حضرت خواجہ محبوب اللہ

حضرت سید عثمان حسینی فائقؔ

اے پیر ہدا شاہِ ذی جاہ حضرت خواجہ محبوب اللہ
اے واقف سر الا اللہ حضرت خواجہ محبوب اللہ
گلدستہ باغِ رسول ہو تم فرزند علی و بتول ہو تم
دل صدقے تم پہ شام پگاہ حضرت خواجہ محبوب اللہ
تم واقف راز الٰہی ہو واقف ہر شئے سے کما ہی ہو
دنیا و دین کے شہنشاہ حضرت خواجہ محبوب اللہ
احساں نہ جتائے خدمت کا ممنون بناؤ عقیدت کا
ہیں غرق بحر فنا فی اللہ حضرت خواجہ محبوب اللہ
اۓ قادری باز اشہب اے جعفری مقبول نسب
ہو فخر دو عالم شان الٰہ حضرت خواجہ محبوب اللہ
ہاں جوش میں آئے بحر کرم خوفِ دوزخ سے ہیں آنکھیں نم
سر سے اونچے ہیں ہمارے گناہ حضرت خواجہ محبوب اللہ
فائقؔ بھی ہے اک ادنیٰ خادم عاصی مجرم فاسق نادم
ہو رحمت کی اک اس پہ نگاہ حضرت خواجہ محبوب اللہ

خواجہ کا نام

حضرت شہنشاہ قادری

ان کا کرم ہے صبح و شام — رک نہیں سکتے میرے کام
کیوں ہے عبث فکر انجام — اپنے میاں کا دامن تھام
لاکھ عمل کا ایک عمل — جپتے رہو خواجہ کا نام
شان محمد اور صدیق — دو کی تجلی ایک کا نام
او مخمور آنکھوں والے — میں بھی پیاسا ہوں اک جام
میرے میاں کی آنکھیں ہیں — رحمت ہی رحمت کے جام
زلفیں ہیں گھنگھور گھٹا — چہرہ ہے اک ماہ تمام
مجھ کو شہنشا کہتے ہیں — خواجہ میاں کا ہوں میں غلام



سخی سرکار

حضرت یحییٰ پاشاہ حاذقؔ

میرے سخی سرکار خواجہ
تری سخا کی جگ میں ہے شہرت
ہم پہ کرم سرکار خواجہ
تیری دیا کی ایک نظر بس
سارا جہاں بیکار خواجہ
بیچ بھنور میں آن پھنسی ہے
نیا لگادو پار خواجہ

پاس رہو حاذقؔ کے اپنے
دل میں رہو دلدار خواجہ



طالب دعا محمد عامر علی قادری (حاذق)